مقررات إدارة كنز المدارس

قال الإمام الغزالي: من لم يعرف المنطق فلا ثقة له في العلوم أصلاً.
(الفتاوى الرضوية، ٢٣/٦٣١)

المرقاة

للمحقق العلامة مولانا فضل إمام الخير آبادي الحنفي عليه رحمة الله القوي
(المتوفى١٢٤٣أو١٢٤٤هـ)

مع الحاشية المفيدة المشكاة

تقديم
المدينة العلمية (دعوت اسلامی)
Islamic Research Center
R&D Kanz-ul-Madaris Board

مكتبة المدينة
MAKTABA TUL MADINAH
التابعة
لمركز الدعوة الإسلامية

سفیان شاہ
02/06
0319-0254554

Date ____ 20
M T W T F S S

علم کی تعریف خمسہ تحریر کریں؟

علم کی پانچ قسمیں ہیں
① ایسی صورت کا حاصل ہونا جو عقل میں ہو۔
② عقل کے پاس کسی شے کی حاصل ہونے والی صورت
③ ادراک کرنے والے کے پاس حاضر شے۔
④ نفس / عقل کا کسی شے کو قبول کرنا
⑤ عالم معلوم کے درمیان حاصل ہونے والی صورت۔

علم کی کتنی قسمیں ہیں تعریف مع امثلہ لکھیں۔

علم کی دو قسمیں ہیں۔ ① تصور ② تصدیق

تصور:- ایسا ادراک ہے جو حکم سے خالی ہو جیسے فقط زید کا تصور۔

تصدیق:- ایسا ادراک جو حکم کے ساتھ ہو۔ جیسے زید" قائم"

حکم: ایک چیز کی دوسری چیز کی طرف نسبت ایجاب یا سلب کے طور پر کرنا حکم کہلاتا ہے۔

نوٹ:-

نسبت کے وقت ایجابا اور سلبا کی جگہ ایقاعا و انتزاعا یا پھر وقوع النسبۃ یا لاوقوع النسبۃ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تصدیق کی تعریف میں اختلاف آئمہ بیان کیجیے۔

حکماء: حکماء فرماتے ہیں کہ تصدیق اس حکم کا نام ہے جو تصورات ثلاثہ سے ملا ہوا ہو۔ تصدیق کے پائے جانے کے لیے تصورات ثلاثہ شرط ہیں کیونکہ تصور کے بغیر تصدیق نہیں پائی جائے گی۔

امام رازی: امام رازی فرماتے ہیں کہ تصدیق تصورات اطراف اور حکم کے مجموعہ کا نام ہے۔ تصورات ثلاثہ تصدیق کے شرط اجزاء ہیں تصدیق کی ماہیت تصورات ثلاثہ اور حکم ہیں۔

TICK

علم تصوری کا مرتبہ ہے

Date ______ 20__
M T W T F S S

اگر کوئی زید قائم کا اذعان کرے تو اسے کتنے اور کون کون سے علوم حاصل ہوں گے؟

زید قائم کا اذعان کرنے سے تین علوم حاصل ہونگے
① زید کا ② قیام کا ③ معنی رابطی (نسبت حکمیہ)۔

معنی رابطی کے لیے ہندی اور فارسی میں کون کون سے الفاظ آتے ہیں نیز معنی رابطی کو کیا کہا جاتا ہے

فارسی میں ایجاب کے لیے "ہست" اور سلب کے لیے "نیست" ہندی میں ایجاب کے لیے "ہے" اور سلب کے لیے "نہیں" کے لفظ مستعمل ہیں معنی رابطی کو کبھی حکم اور کبھی نسبت حکمیہ بھی کہا جاتا ہے۔

نوٹ: حکماء فرماتے ہیں کہ تصدیق صرف معنی رابطی کا جاننا ہے امام رازی فرماتے ہیں کہ تصدیق ادراکِ ثلاثہ کا مجموعہ ہے یعنی محکوم علیہ کا تصور، محکوم بہ کا تصور اور نسبت حکمیہ کو جاننا جس کا نام حکم ہے۔

اختلافِ آئمہ کی وجہ سے ہونے والا فرق بیان کیجئے؟

	عند امام رازی	عند حکماء
①	تصدیق مرکب ہے	تصدیق بسیط ہے۔
②	تصورات ثلاثہ تصدیق کا شطر اور جزء میں داخل ہیں	تصورات ثلاثہ تصدیق کے لیے شرط ہیں۔
③	حکم تصدیق کا جزء ہے داخل ہے	حکم عین تصدیق ہے۔

تصور کی کتنی قسمیں ہیں تعریفات مع امثلہ تحریر کیجئے۔

تصور کی قسمیں ہیں ① بدیہی ② نظری۔
تصور بدیہی: وہ تصور جو بغیر غور و فکر کے حاصل ہو جائے جیسے گرمی، سردی وغیرہ اسے تصور ضروری بھی کہا جاتا ہے۔
تصور نظری: وہ تصور جو غور و فکر سے حاصل ہو جیسے جن ملائکہ وغیرہ اسے تصور کسبی بھی کہتے ہیں۔

تصدیق کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں۔

تصدیق کی بھی دو قسمیں ہیں ① بدیہی ② نظری۔

تصدیق بدیہی: وہ تصدیق جو بغیر غور و فکر کے حاصل ہو جائے، جیسے کل جزء سے بڑا ہوتا ہے دو چار کا آدھا ہے۔
تصدیق نظری: وہ تصدیق جو غور و فکر سے حاصل ہو جیسے العالم حادث، الصانع موجود وغیرہ

نظر و فکر کی تعریف تحریر فرمائیں۔

امور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ وہ مجھول کی تحصیل تک پہنچا دیں۔
جیسے العالم متغیر و کل متغیر حادث اس امور معلومہ کو ترتیب دینے سے ہمیں مجھول کا علم ہوا کہ العالم حادث۔

ارباب النظر کے درمیان اختلاف کیوں واقع ہوا کیا ہر ترکیب درست ہوتی ہے نیز منطق کی حاجت کیوں پیش آئی

ہر ترکیب علم صحیح تک پہنچانے والی نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ ارباب النظر کے درمیان تناقض و اختلاف واقع ہوا ایک قائل نے کہا کہ عالم حادث ہے دلیل دیتا ہے

TICK

Date______20___
M T W T F S S

کہ عالم متغیر ہے اور ہر متغیر چیز حادث ہے لہٰذا عالم بھی حادث ہے دوسرے نے گمان کیا کہ عالم قدیمی ہے دلیل دیتا ہے عالم موثر سے مستغنی ہے اور ہر وہ چیز جو موثر سے مستغنی ہو وہ قدیمی ہوتی ہے لہٰذا عالم قدیمی ہے
اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں سے ایک صحیح اور دوسری غلط ہے ایسا نہیں ہو سکتا کہ دونوں ہی غلط ہوں یا دونوں ہی صحیح ہوں۔ تو جب عقلاء کی فکر میں غلطی واقع ہوئی ہے تو معلوم ہو گیا کہ غلط کو درست سے ممتاز کرنے اور چھلکے کو گودے سے الگ کرنے کے لیے فطرت انسانی کافی نہیں لہٰذا ایسا ہونا چاہیے جو خطأ الفکر سے بچانے والا ہو اور اس کے اندر معلومات سے مجہولات حاصل کرنے کے طریقے بیان کیے گئے ہوں یہی قانون منطق اور میزان ہیں۔

منطق کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

منطق نطق سے مشتق ہے اور نطق کی دو قسمیں ہیں
(1) نطق ظاہری (2) نطق باطنی۔

نطق ظاہری: اس سے مراد تکلم و گفتگو ہے اس علم کو جاننے والا ان چیزوں کے بارے میں گفتگو کرنے پر قادر ہوتا ہے جن پر منطق سے ناواقف قادر نہیں ہوتا۔

نطق باطنی: اس سے مراد جاننا ہے منطقی اشیاء کے حقائق اجناس، فصول، انواع، لوازم اور خواص کو جانتا ہے اور جو اس علم سے غافل ہے وہ نہیں جانتا۔

منطق کو اور کیا کیا نام دیے جاتے ہیں وجہ تسمیہ بھی بیان کریں۔
منطق کو میزان اور علم آلی کا نام بھی دیا جاتا ہے

میزان :- میزان کا معنی ترازو ہے اور یہ علم بھی عقل کے لیے ترازو ہے اس کے ذریعے افکار صحیحہ کو وزن کیا جاتا ہے افکار فاسدہ کے نقصان اور کھوٹی نظروں کے خلیل کو جاتا جاتا ہے اس وجہ سے اسے علم میزان بھی کہتے ہیں

علم آلہ :- آلہ کا معنی ذریعہ ہے اور یہ علم تمام علوم خصوصا علوم حکمیہ کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اس وجہ سے علم منطق کو علم آلہ بھی کہتے ہیں۔

علم منطق کے واضع کون ہیں۔

اس علم کو سب سے پہلے ارسطا طالیس نے سکندر رومی کے حکم سے وضع کیا اسے معلم اول کہتے ہیں۔
اس بعد فارابی اسے مزید نکھارا اسے معلم ثانی کہتے ہیں فارابی کی کتب ضائع ہونے کے بعد شیخ ابو علی سینا نے اس کی تفصیل کی انھیں معلم ثالث کہتے ہیں۔

منطق کی تعریف بیان کریں۔

ایسے قوانین جن کا لحاظ ذہن کو غلطی سے بچالے۔
منطق ایسا قانونی آلہ ہے جس کی رعایت کرنے سے ذہن کو فکری غلطی سے بچایا جاسکتا ہے
علم منطق کا موضوع بیان کریں۔

ہر علم کا موضوع وہ چیز ہوتی ہے جس کے عوارض ذاتیہ سے اس علم میں بحث کی جاتی ہے جیسے طب کا موضوع بدن انسان ہے اور نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہیں۔
علم منطق کا موضوع وہ معلومات تصوریہ اور تصدیقیہ جو مجہول تصوری اور تصدیقی تک پہنچا دیں۔

منطق کی غرض و غایت بیان کریں

فکر میں درستگی کو پانا اور راے کو فکر میں غلطی سے بچانا

منطق اپنی کتب کے شروع میں دلالت اور الفاظ کی بحث کیوں لاتے ہیں۔

منطق ہونے کی حیثیت سے الفاظ کی بحث کرنا منطقی کا کام نہیں ہے کیوں کہ یہ بحث منطق کی غرض و غایت سے جدا ہے لیکن پھر بھی منطقی کے لیے ایسے الفاظ کی بحث لانا ضروری ہے جو معانی پر دلالت کرتے ہیں کیوں کہ فائدہ اور استفادہ اسی بحث پر موقوف اسی وجہ سے منطقی دلالت اور الفاظ کی بحث کو کتاب کی ابتداء میں لاتے ہیں۔

دلالت کا لغوی و اصطلاحی معنی لکھیں؛

دلالت کا لغوی معنی ہے رہنمائی کرنا اصطلاح میں اس سے مراد کسی چیز کا اس طرح ہونا کہ اس چیز کو جاننے سے دوسری چیز کا جاننا لازم آئے۔

دلالت کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں۔

دلالت کی دو قسمیں ہیں۔

① دلالت لفظیہ ② دلالت غیر لفظیہ

دلالت لفظیہ: ایسی دلالت جس میں دال لفظ ہو

دلالت غیر لفظیہ: ایسی دلالت جس میں دال لفظ نہ ہو۔ پھر ان دونوں کی تین تین قسمیں ہیں

دلالت لفظیہ کی اقسام

دلالت لفظیہ وضعیہ:

وہ دلالت لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول

پر واضع کی وضع کی وجہ سے دلالت کرے جیسے زید کی دلالت ذات زید پر

دلالت لفظیہ طبعیہ: وہ دلالت لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول پر طبیعت کی وجہ سے دلالت کرے جیسے اح اح کی دلالت سینے کے درد پر

نوٹ: اح اح کو ھمزہ کے ضمہ اور حاء کے سکون کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور ایک قراءت میں ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ بھی پڑھ سکتے ہیں

دلالت لفظیہ عقلیہ: ایسی دلالت لفظیہ جس میں دال اپنے مدلول پر عقل کی وجہ سے دلالت کرے جیسے دیوار کے پیچھے سے لفظ دیز کی دلالت کسی کے وجود پر۔

دلالت غیر لفظیہ کی اقسام

دلالت غیر لفظیہ وضعیہ: ایسی دلالت غیر لفظیہ جو دال اپنے مدلول پر واضع کی وضع کی وجہ سے دلالت کرے جیسے دوال اربعہ کی دلالت اپنے مدلول پر۔

دلالت غیر لفظیہ طبعیہ: وہ دلالت غیر لفظیہ جس دال کی اپنے مدلول پر دلالت طبیعت کی وجہ سے ہو جیسے گھوڑے کے ہنہنانے کی دلالت پانی مانگنے پر۔

دلالت غیر لفظیہ عقلیہ: وہ دلالت غیر لفظیہ جس میں دال کی اپنے مدلول پر دلالت وضع طبع کے بغیر محض عقل کی وجہ سے ہو جیسے دھوئیں کی دلالت آگ پر۔

منطق کس دلالت سے بحث کرتے ہیں مع وجہ بیان کیجیے

منطق صرف دلالت وضعیہ لفظیہ سے ہی بحث کرتے ہیں کیونکہ

فائدہ اور استفادہ حاصل کرنا اسی دلالت میں آسان ہے باقی دلالتوں میں دشوار ہے۔

دلالت وضعیہ لفظیہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں

دلالت وضعیہ لفظیہ کی تین اقسام ہیں۔

دلالت وضعیہ مطابقیہ: وہ دلالت جس میں لفظ اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت حیوان ناطق پر

دلالت لفظیہ وضعیہ تضمنیہ: وہ دلالت جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے جزء پر دلالت کرے جیسے لفظ انسان کی دلالت صرف حیوان یا صرف ناطق پر۔

دلالت لفظیہ وضعیہ التزامی: وہ دلالت جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے ایسے معنی پر دلالت کرے جو موضوع لہ سے خارج ہو اور اس کے لیے لازم ہو جیسے لفظ حاتم کی دلالت سخی ہونے پر۔

لازم کی تعریف بیان کریں

موضوع لہ سے جس کی طرف ذہن منتقل ہو جائے اسے لازم کہتے ہیں جیسے قابل علم حیوان سے مراد انسان۔

مصنف علیہ الرحمہ کا دعوی اور دلیل تحریر کریں۔

دعوی: دلالت تضمنی اور التزامی دلالت مطابقی کے بغیر نہیں پائی جا سکتی۔

Date ______ 20
M T W T F S S

دلیل :: دلالت تضمنی میں جز پر اور دلالت التزامی میں لازم معنی پر دلالت ہوتی ہے اور دلالت مطابقی میں کل اور ملزوم پر دلالت ہوتی ہے جزء کل کے تابع ہوتا ہے اور لازم ملزوم کے لہذا دلالت تضمنی اور التزامی مطابقی کے تابع ہوئی اور تابع بغیر متبوع کے نہیں پایا جاتا اس سے ثابت ہوا کہ دلالت تضمنی اور التزامی دلالت مطابقی کے بغیر نہیں پائی جا سکتی۔

دعوی :: دلالت مطابقی ان دونوں کے بغیر پائی جا سکتی ہے۔

دلیل :: جب کسی لفظ کی وضع کسی ایسے معنی کے لیے ہو جس کا کوئی جز نہ ہو وہ بسیط ہو تو ایسی صورت میں دلالت پورے معنی موضوع لہ پر ہوگی جزء پر نہیں ہوگی تو یہ دلالت مطابقی ہوگی تضمنی نہیں ہوگی۔ اسی طرح لفظ کی وضع کسی ایسے معنی کے لیے ہو جس کا کوئی لازم معنی نہ ہو تو یہ دلالت مطابقی ہوگی التزامی نہیں کیوں کہ التزامی کے لیے ضروری ہے کہ لفظ کا کوئی لازم معنی ہو لہذا ثابت ہوا دلالت مطابقی ان دونوں کے بغیر پائی جا سکتی ہے۔

اعتراض :: ہم تسلیم نہیں کرتے کہ کوئی ایسا لفظ ہو جس کو لازم معنی نہ ہوں ہر لفظ کا کوئی نہ کوئی لازم معنی ضرور ہوتا ہے اگر لازم معنی نہ بھی ہوں پھر بھی کم از کم لیس غیرہ تو ہے یعنی اپنا غیر نہیں ہے

جواب :: دلالت التزامیہ میں ہمیں لازم پر دلالت ہوتی ہے وہ لازم البین ہے اور لیس غیرہ لازم البین نہیں ہے لازم البین سے مراد ایسا لازم کہ ملزوم سے لازم کی طرف ذہن منتقل ہو جائے اور کئی مرتبہ ہم معانی کا تصور کرتے ہیں حالانکہ دلوں میں ان کے غیر کا خیال نہیں گزرتا چہ جائیکہ ان کے لیس غیرہ ہونے کا تصور کرے۔

TICK

لفظ دال کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں۔

لفظ دال کی دو قسمیں ہیں۔ ① مفرد ② مرکب

مفرد:۔ وہ لفظ جس کے جز سے اس کے معنی مرادی کے جزء پر دلالت کا قصد نہ کیا جائے جیسے زید کی دلالت ذات زید پر اور عبداللہ کی دلالت معنی علمی پر۔

مرکب:۔ وہ لفظ جس کے جزء سے اس کے معنی مرادی کے جزء پر دلالت کا قصد کیا گیا ہو۔ جیسے زید قائمٌ کی دلالت اس کے معنی پر اور رامی السہم کی دلالت اس کے معنی پر۔

لفظ مفرد کی اقسام کتنی اور کون کون سی ہیں۔

لفظ مفرد کی تین اقسام ہیں۔ ① اسم ② کلمہ ③ اداۃ

اسم:۔ وہ لفظ مفرد جو مستقل بالمفہومیت ہو اور اس کا معنی کسی زمانہ سے نہ ملا ہو جیسے زید۔

فعل:۔ وہ لفظ جو مستقل بالمفہومیت ہو اور اس کا معنی زمانہ ثلاثہ میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جیسے نصر۔

اداۃ:۔ وہ لفظ جس کا مستقل معنی نہ ہو۔

مستقل بالمفہوم: لفظ اپنے معنی کو سمجھانے میں کسی غیر کا محتاج نہ ہو۔

کلمہ منطق اور فعل نحوی کے درمیان کون سی نسبت ہے۔

بعض لوگ فعل نحوی اور کلمہ منطق کے درمیان مساوی کی

نسبت گمان کرتے ہیں کہ جو فعل نحوی ہے وہی کلمہ منطق ہے اور یہ غلط ہے۔ ان دونوں کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے کہ فعل نحوی عام ہے کلمہ منطق خاص ہے جیسے اضرب نحویوں کے نزدیک فعل ہے اور منطقیوں کے نزدیک کلمہ نہیں کیونکہ کلمہ مفرد ہوتا ہے اور اضرب مرکب ہے کہ ہمزہ متکلم پر دلالت کرتا ہے اور ض، ر اور ب معنی حدوثی پر دلالت کرتا ہے۔

لفظ مفرد متحد المعنی کی اقسام وجہ حصر کے طور پر لکھیں۔

لفظ مفرد متحد المعنی دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ اس کا معنی متعین ہوگا یا نہیں ہوگا اگر متعین ہوگا تو علم ہے اگر نہیں ہوگا تو پھر دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ وہ تمام افراد پر برابر صادق آئیگا یا نہیں آئے گا اگر آئیگا تو متواطی ہے اگر نہیں آئیگا تو مشکک ہے۔

لفظ مفرد متحد المعنی کے اعتبار سے اس کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں۔

لفظ مفرد متحد المعنی کی تین اقسام ہیں۔

① علم ② متواطی ③ مشکک

علم:۔ وہ لفظ مفرد جس کا معنی متعین ہو جیسے زید، ھذا، ھو ھذا، ھو کو جزء حقیقی کہنا زیادہ بہتر ہے

متواطی:۔ وہ لفظ مفرد جس کا معنی متعین و مشخص نہ ہو بلکہ اس کے بہت سارے افراد ہوں اور تمام افراد پر برابر برابر صادق آتا ہو اولیت، اولویت، اشدیت اور ازدیت کے فرق کے بغیر جیسے انسان یہ لفظ عمرو، بکر، خالد وغیرہ پر یکساں صادق آتا ہے

متواطی کو متواطی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ تواطؤ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں برابر اور برابر ہے۔ افراد پر برابر صادق

آتا ہے اس وجہ سے اسے متواطی کہتے ہیں۔

مشکک:۔ وہ لفظ مفرد جو معین و مشخص نہ ہو اور اس کے معنی کثیر ہوں اور اپنے افراد پر برابر صادق نہ آتا ہو بلکہ بعض پر اولیت، اولویت، اشدیت کے ساتھ صادق آئے اور بعض پر اس کی ضد کے ساتھ صادق آرہے جیسے لفظ وجود یہ اللہ تعالیٰ کے لیے وجوبی طور پر صادق آتا ہے اور انسانوں پر غیر وجوبی طور پر اور سفیدی برف اور ہاتھی کے دانتوں پر۔

مشکک کو مشکک اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کا معنی ہے شک میں ڈالنا اور یہ اپنے دیکھنے والوں کو شک میں ڈال دیتا ہے کہ یہ متواطی ہے یا مشکک

لفظ مفرد متکثر المعنی کی اقسام کی وجہ حصر تحریر کریں:

لفظ مفرد متکثر المعنی دو حال سے خالی نہیں ہوگا یا تو اس کو ہر معنی کے لیے ابتداء متعدد وضعوں کے ساتھ علیحدہ طور پر وضع کیا گیا ہوگا تو یہ مشترک ہے یا پھر اولا ایک معنی کے لیے وضع کیا گیا ہوگا پھر وہ دوسرے معنی میں استعمال ہونے لگا پھر یہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا۔ کہ وہ لفظ دوسرے معنی میں مشہور ہو گیا اور پہلے معنی کو ترک کر دیا گیا ہوگا یا دوسرے معنی میں مشہور نہیں ہوگا اور پہلے معنی بھی ترک نہیں کیا گیا اگر دوسرے معنی میں مشہور ہو تو اسے منقول کہیں گے اگر مشہور نہ ہو تو پھر یہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا کہ وہ لفظ اپنے موضوع اول (موضوع لہ) میں استعمال ہوگا یا موضوع ثانی (اپنے موضوع لہ کے غیر) میں استعمال ہوگا اگر موضوع اول میں استعمال ہوگا تو اسے حقیقت اگر موضوع ثانی میں استعمال ہوگا تو اسے مجاز کہیں گے۔

لفظ متکثر المعنی کی اقسام ہیں

(1) مشترک (2) منقول (3) حقیقت (4) مجاز

Date
M T W T F S S

مشترک:- وہ لفظ مفرد جس کو ہر معنی کے لیے ابتداء متعدد معنوں کے ساتھ علیحدہ طور پر وضع کیا گیا ہو جیسے لفظ عین اسے سونا، دیکھنا اور چھلنی کے لیے وضع کیا گیا ہے

منقول:- وہ لفظ مفرد جس کو اولا کسی معنی کے لیے وضع کیا گیا پھر وہ کسی دوسرے معنی میں مشہور ہو گیا اور پہلے معنی کو چھوڑ دیا گیا

منقول کی تین اقسام ہیں۔

منقول عرفی:- وہ لفظ جس کو نقل کرنے والے عام لوگ ہوں جیسے لفظ دابہ اسے زمین پر رینگنے والے جانور کے لیے وضع کیا گیا تھا پھر اسے عوام گھوڑے اور چوپایوں کے لیے استعمال کرنے لگی۔

منقول شرعی: وہ لفظ جسے نقل کرنے والے ارباب شرع ہوں جیسے لفظ صلوۃ اسے دعا کے لیے وضع کیا تھا اہل شرع نماز کی طرف نقل کر دیا۔

منقول اصطلاحی:- وہ لفظ جسے نقل کرنے والی خاص جماعت ہو جیسے لفظ اسم لغت میں اس کے معنی بلندی ہیں پھر نحویوں نے اسے کلمہ کی طرف نقل کر دیا جو دلالت کرے میں مستقل ہو اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے۔

حقیقت:- وہ لفظ مفرد جو اسی معنی میں استعمال ہو جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے جیسے لفظ اسد حیوان مفترس کے لیے

مجاز: وہ لفظ مفرد جو اس معنی میں استعمال نہ ہو جس کے لیے اسے وضع کیا گیا ہے
جیسے اسد بہادر شخص کے لیے

TICK

مرادف :- جب لفظ متعدد ہوں اور معنی ایک ہی ہو اسے مرادف کہتے ہیں جیسے اسد اور لیث ان کا معنی ایک ہے شیر ، غیم اور غیث ان دونوں کا بھی معنی ایک ہی ہے بادل۔

مرکب کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔

مرکب تام :- وہ مرکب جس پر سکوت درست ہو جیسے زید قائم۔

مرکب ناقص :- وہ مرکب جس پر سکوت درست نہ ہو جیسے رجل قائم۔

مرکب تام کی دو قسمیں ہیں۔

خبر و قضیہ: وہ مرکب جس کے ذریعے حکایت کا قصد کیا ہو وہ صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہو اس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہو۔ جیسے آسمان ہمارے اوپر ہے عالم حادث ہے۔

انشاء وہ مرکب جس کے ذریعے حکایت کا قصد نہ کیا گیا ہو اور اس کے کہنے والے کو سچا اور جھوٹا نہ کہا جا سکتا ہو۔ انشاء کی درج ذیل اقسام ہیں۔
امر ، نہی ، استفہام ، تمنی ، ترجی ، نداء

اعتراض :- آپ نے کہا خبر وہ ہے جو صدق و کذب کا احتمال رکھے حالانکہ لا الٰہ الا اللہ خبر و قضیہ ہے لیکن یہ

حاشیتین کی خصوصیت، متکلم اور جانب

صادق ہے لہذا آپ کی یہ تعریف جامع نہیں ہے۔

جواب: خبر کی تعریف میں صدق و کذب کا احتمال محض خبر کے لفظ کا اعتبار کرتے ہوئے ہے حاشیتین کی خصوصیت کا کوئی اعتبار نہیں اگر حاشیتین کی خصوصیت کا اعتبار کر لیا جائے تو متکلم مومن ہے اور خارج میں واقعی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تو یہ قضیہ کذب کا احتمال نہیں رکھتا مگر خبر کی تعریف میں حاشیتین کی خصوصیت کا اعتبار نہیں اس لحاظ سے لا الہ الا اللہ کذب کا احتمال رکھتا ہے۔

مرکب ناقص کی اقسام بیان کریں۔

مرکب ناقص کی اقسام درج ذیل ہیں۔
مرکب اضافی جیسے غلام زید، مرکب توصیفی جیسے رجل عالم، مرکب تقییدی جیسے فی الدار۔

صاحب مرقاۃ نے جو مرکب ناقص کی اقسام بیان کی ہیں وہ درست نہیں ہیں کیوں کہ انھوں نے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کو مرکب تقییدی کے مقابل قرار دیا ہے حالانکہ یہ دونوں مرکب تقییدی کی اقسام ہیں اور مرکب تقییدی کی مثال بھی درست نہیں کہ یہ مرکب غیر تقییدی کی مثال ہے۔

درست اقسام یہ ہیں۔
مرکب ناقص کی دو قسمیں ہیں ① مرکب تقییدی
② مرکب غیر تقییدی
پھر مرکب تقییدی کی دو قسمیں ہیں
① مرکب اضافی ② مرکب توصیفی۔

مفہوم کی تعریف و اقسام تحریر کیجیے۔

TICK
INDUSTRIES PRIVATE LIMITED

M T W T F S S

مفہوم:

جو ذہن میں حاصل ہو اُسے مفہوم کہتے ہیں۔ مفہوم کی دو قسمیں ہیں۔
① کلی (۲) جزئی

جزئی: جس کا نفس تصور کثیرین پر صادق آنے سے منع کرے۔ زید۔ عمر۔ بکر
کلی: جس کا نفس تصور کثیرین پر صادق آنے سے منع نہ کریں۔ انسان۔ حیوان

کلی اور جزئی کی دوسری تعریف بھی کی جاتی ہے

کلی: ایسا مفہوم۔ جسے عقل اس کے افراد کے کثیر ہونے کے تصور کے اعتبار سے جائز قرار دے۔

جزئی: ایسا مفہوم۔ جسے عقل اس کے افراد کے کثیر ہونے کے تصور کے اعتبار سے جائز نہ قرار دے۔

کلی کے افراد کے خارج میں پائے جانے کے اعتبار سے اقسام مع تعریفات تحریر فرمائیں۔

کلی کے افراد کے خارج میں پائے جانے یا نہ پائے جانے کے اعتبار سے کلی کی چھ اقسام ہیں۔

① کلی کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممتنع ہو۔ جیسے لاشئی، لاممکن لاوجود

② کلی کے افراد کا خارج میں پایا جانا ممکن ہو لیکن کوئی فرد نہ پایا جائے جیسے عنقاء، جبل یا قوت۔

③ ایسی کلی جس کا صرف ایک ہی فرد ہو دوسرے فرد کا پایا جانا محال ہو۔ جیسے وجود واجب تعالیٰ

④ ایسی کلی، جس کا صرف ایک ہی فرد ہو دوسرے فرد کا پایا جانا ممکن ہو جیسے سورج۔

(5) ایسی کلی جس کے بہت سارے افراد خارج میں پائے جاتے ہوں لیکن متناہی ہوں جیسے کواکب السیارہ شمس، قمر، مریخ، زہرہ، زحل، عطارد، مشتری

(6) ایسی کلی جس کے افراد خارج میں بہت سارے پائے جاتے ہوں اور وہ غیر متناہی ہوں۔ جیسے انسان، فرس، وغیرہ کے افراد

اعتراض: کلی اور جزئی کی تعریف اپنے افراد کو جامع و مانع نہیں ہے کسی کے سامنے انڈہ رکھا تھا اس کے سامنے سے وہ انڈہ اٹھا کر دوسرا رکھ دیا جائے پھر اٹھا کر دوسرا رکھ دیا جائے اسی طرح بار بار کیا جائے تو ان انڈوں کی خیالی تصویریں اس کے ذہن میں محفوظ ہوتی انہیں کلی کہنا چاہئے تھا لیکن پھر بھی جزئی کہا اس طرح دور سے نظر آنے والی چیز کو دیکھ کر سمجھا کہ وہ بھینس ہے ذرا قریب ہوئی گائے سمجھا پھر قریب ہوئی تو گھوڑا سمجھا ذہن میں متعدد صورتیں آئی اسے بھی کلی ہونا چاہیے تھا اسی طرح جب بچہ کو پیدا ہونے کے بعد کسی عورت نے اٹھایا وہ اسے اپنی ماں سمجھتا ہے پھر دوسری نے اٹھایا وہ اسے اپنی ماں سمجھتا ہے اسی طرح دیگر عورتیں لہذا بچہ کے ذہن میں ماں کی کئی صورتیں آئی اسے بھی کلی ہونا چاہیے تھا۔

جواب: کلی کا کثیرین پر صادق آنے سے مراد علی سبیل الاجتماع یعنی تمام پر ایک ساتھ صادق آئے نہ کہ علی سبیل البدل یعنی بدل بدل کر صادق آئے لہذا مذکورہ تینوں صورتوں میں سبیل البدل ہے کہ تینوں میں وحدت ماخوذ ہے کہ یہ تینوں صورتیں مادہ معینہ سے ماخوذ ہیں جو کہ جزئی ہے اگر ان تینوں میں وحدت کا اعتبار نہ ہوتا تو یہ کلی ہوتیں لہذا ثابت ہوا کہ کلی و جزئی کی تعریف جامع و مانع ہے اعتراض غلط ہے

Date ______ 20__
M T W T F S S

نسبت تساوی اور تباین کی تعریف تحریر کریں۔

نسبت تساوی: دو کلیوں کا اس طرح ہونا کہ ہر کلی دوسری کلی کے تمام افراد پر صادق آئے جیسے انسان اور ناطق

نسبت تباین: دو کلیوں کا اس طرح ہونا کہ ہر کلی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے جیسے انسان اور فرس

عموم خصوص مطلق اور عموم خصوص من وجہ کی تعریف لکھیں؛

عموم خصوص مطلق: دو کلیوں کا اس طرح ہونا کہ ایک کلی دوسری کلی کے ہر فرد پر صادق آئے جب کہ دوسری کلی پہلی کے بعض افراد پر صادق آئے جیسے حیوان اور انسان

عموم خصوص من وجہ: دو کلیوں کا اس طرح ہونا کہ ہر کلی دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق آئے جیسے حیوان اور ابیض۔

نوٹ: عموم خصوص من وجہ میں تین مادے پائے جاتے ہیں ایک مادہ اجتماع اور دو مادے افتراق کے
جیسے ابیض اور حیوان یہ دونوں کلیاں بطخ میں جمع ہوتی ہیں کہ بطخ حیوان بھی ہے اور ابیض بھی یہ مادہ اجتماع ہے۔
ہاتھی پر حیوان صادق آتا ہے مگر ابیض نہیں یہ مادہ افتراق ہے۔
برف پر ابیض صادق آتا ہے مگر حیوان نہیں ہو یہ بھی مادہ افتراق ہے۔

جزئی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں۔

MTWTFSS

جزئی کی دو قسمیں ہیں
① جزئی حقیقی ② جزئی اضافی

جزئی اضافی: وہ اخص جو اعم کے تحت ہو جیسے انسان اخص ہے حیوان اعم کے تحت

جزئی حقیقی: وہ کلی جس کا نفس تصور کثیر پر صادق کرنے سے منع کرے جیسے زید۔

جزئی حقیقی اور جزئی اضافی کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے (ان میں دو مادے پائے جاتے ہیں ایک مادہ اجتماع کا اور ایک مادہ افتراق کا)

جیسے زید یہ جزئی اضافی بھی ہے اور جزئی حقیقی بھی یہ مادہ اجتماع ہوا۔
انسان یہ جزئی اضافی تو ہے مگر جزئی حقیقی نہیں لہذا یہ مادہ افتراق ہوا

کلی کا اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں۔

کلی کے اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے پانچ اقسام ہیں۔

جنس: وہ کلی جو مختلف بالحقائق پر ماھو کے جواب میں بولی جائے جیسے انسان، غنم، فرس، کلب وغیرہ پر ماھی کے جواب میں حیوان بولا جاتا ہے لہذا حیوان جنس ہے

النوع: وہ کلی جو متفق بالحقائق پر ماھو کے جواب میں بولی جائے جیسے زید، بکر، عمر وغیرہ کے جواب میں

TICK

Date____20__
M T W T F S S

انسان بولا جاتا ہے لہذا انسان نوع ہے۔

فصل: وہ کلی جو ای شی ، ھو فی ذاتہ کے جواب میں کسی چیز پر بولی جائے جیسے انسان کے بارے میں جب سوال کیا جائے کہ ای شی ، ھو فی ذاتہ تو جواب میں ناطق بولا جائے گا لہذا ناطق فصل ہے

خاصہ: وہ کلی جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو مگر متفقین یا بالحقائق پر بولی جائے
جیسے ضاحک اس کے افراد زید ، عمر ، بکر وغیرہ۔

عرض عام: وہ کلی جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو اور مختلف بالحقائق پر بولی جائے
جیسے ماشی اس کے افراد زید ، عمر ، بکر ، فرس غنم وغیرہ

ترتیب کے اعتبار سے جنس کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں۔

ترتیب کے اعتبار سے جنس کی تین اقسام ہیں۔
(1) جنس سافل (2) متوسط (3) عالی۔

جنس سافل: وہ جنس جس کے نیچے کوئی جنس نہ ہو جیسے حیوان اس کے نیچے انسان ہے اور وہ جنس نہیں۔

جنس متوسط: وہ جنس جس کے نیچے بھی جنس ہو اور اوپر بھی جیسے جسم نامی اس کے نیچے حیوان اور اوپر جسم مطلق ہے۔

جنس عالی: وہ جنس جس کے اوپر کوئی جنس نہ ہو مگر نیچے ہو اسے جنس الاجناس بھی کہتے ہیں جیسے جوھر۔

Date ______ 20__
M T W T F S S

جنس الاجناس کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں۔

اجناس عالیہ ۱۰ ہیں کیوں کہ عالم میں پائی جانے والی کوئی بھی چیز ان اجناس سے خارج نہیں ہے اور ان اجناس عالیہ کو مقولات عشرہ بھی کہا جاتا ہے اول ان مقولات عشرہ کی دو قسمیں ہیں ایک جوھر اور باقی نو مقولات عرض ہیں۔

جوھر:- وہ موجود جو کسی موضوع میں نہ پایا جائے بلکہ وہ بذات خود قائم ہو جیسے اجسام۔

عرض: وہ موجود ہے جو کسی چیز میں پایا جائے اور وہ بذات خود قائم نہ ہو اس کی نو قسمیں ہیں۔
① کم ② کیف ③ اضافت ④ این ⑤ ملک ⑥ فعل ⑦ انفعال ⑧ متی ⑨ وضع۔

① **کم:** کم سے مراد ایسی عرض ہے جو بذات خود تقسیم ہو یا تجزی کو قبول کرنے والا ہو پھر کم کی دو قسمیں ہیں۔

کم متصل:- اگر کم کو مقدار بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جائے تو اسے کم متصل کہتے ہیں۔

کم منفصل: اگر کم عدد کے لیے استعمال کیا جائے تو اسے کم منفصل کہتے ہیں۔

② **کیف:** ایسا عرض جو تقسیم اور نسبت کو قبول نہ کرتا ہو جیسے برائی اور خوبصورتی۔ کیف کی چار قسمیں ہیں۔ ① کیفیت محسوسہ ② کیفیت نفسانیہ ③ کیفیت ④ کیفیت استعدادیہ

Date______20___
M T W T F S S

(3) **اضافت**: اضافت وہ ہیئت ہے جو شے کو حاصل ہوتی ہے غیر کی طرف نسبت کرنے سے اور غیر کو حاصل ہوتی ہے اس شئے کی طرف نسبت کرنے سے جیسے باپ ہونا کا بیٹے کی طرف نسبت کرنے سے اور بیٹا ہونا باپ کی طرف نسبت کرنے سے معلوم ہوگا۔

(4) **الاین**: وہ ہیئت جو شئی کو مکان میں اس کے موجود ہونے کے سبب سے حاصل ہو۔ جیسے زید کا گھر میں ہونا

(5) **ملک**: وہ ہیئت جو کسی شئی کے کل یا بعض کا احاطہ کرنے کے سبب شئی کو حاصل ہو اور شئی کے منتقل ہونے ہونے سے وہ منتقل ہو جاتی ہو جیسے قمیض، عمامہ وغیرہ

(6) **فعل**: وہ ہیئت جو غیر میں آہستہ آہستہ اثر پہنچانے کے سبب حاصل ہو۔

(7) **انفعال**: وہ ہیئت جو غیر سے اثر لینے کے سبب شئی کو حاصل ہو۔

(8) **متی**: زمانہ میں موجود ہونے کے سبب شئی کو ہیئت کو حاصل ہو۔

(9) **وضع**: وہ ہیئت جو شئی کو دو نسبتوں سے حاصل ہو یعنی اس کے اپنے بعض اجزاء کی بعض اجزاء کی طرف نسبت کرنے سے اور اپنے بعض اجزاء کو خارجی اجزاء کی طرف نسبت کرنے سے۔

ترتیب کے اعتبار سے نوع کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں۔

ترتیب کے اعتبار سے نوع کی تین قسمیں ہیں
① عالی ② متوسط ③ سافل۔

نوع عالی: وہ نوع جس کے نیچے نوع ہو لیکن اوپر کوئی نوع نہ ہو۔ جیسے جسم مطلق۔

نوع متوسط: وہ نوع جس کے اوپر بھی نوع ہو اور نیچے بھی نوع ہو۔ جیسے جسم نامی۔

نوع سافل: وہ نوع جس کے اوپر نوع ہو مگر نیچے کوئی نوع نہ ہو جیسے انسان۔

فصل کی تقسیم مع تعریفات تحریر کریں؛

فصل کی تقسیم دو اعتبار سے ہے:
① قرب بعد کے اعتبار سے ② نسبت کے اعتبار سے۔

قرب و بعد کے اعتبار سے فصل کی دو قسمیں ہیں
① فصل قریب ② فصل بعید۔

فصل قریب: وہ فصل جو کسی شئ کو جنس قریب کے مشارکات سے ممتاز کرے۔ جیسے انسان کے لیے ناطق

فصل بعید: وہ فصل جو کسی شئ کو جنس بعید کے مشارکات سے ممتاز کرے جیسے انسان کے لیے حساس

نسبت کے اعتبار سے فصل کی دو قسمیں ہیں۔
① مقوم ② مقسم

قابل الابعاد جسم نامی ناطق ۔ غیر ناطق ۔ جسم مطلق ناطق ۔ غیر ناطق

(3) ناطق جسم قابل الابعاد کو تقسیم کرتا ہے ناطق یا غیر ناطق

مقوم: جب فصل کی نسبت نوع کی طرف ہو تو اسے مقوم کہتے ہیں

مقوم قوام سے بنا ہے جس کا معنی ہے حقیقت اور مقوم کا معنی ہے حقیقت میں داخل ہونے والا اور مقوم نوع کی حقیقت میں داخل ہوتا ہے. جیسے ناطق انسان کے لیے۔

مقسم: وہ فصل کی نسبت جنس کی طرف ہو تو اسے مقسم کہتے ہیں.

مقسم کا معنی ہے تقسیم کرنے والا جب فصل کی نسبت جنس کی طرف ہوتی ہے تو وہ جنس کو تقسیم کر دیتی ہے جیسے ناطق حیوان کے لیے مقسم ہے ہر۔

(1) ہر وہ فصل جو عالی کے لیے مقوم ہو وہ سافل کے لیے بھی مقوم ہوگی جیسے قابل الابعاد ثلاثہ یہ جسم مطلق کے لیے مقوم ہے اسی طرح جسم نامی حیوان اور انسان کے لیے بھی مقوم ہے.

(2) ہر وہ فصل جو سافل کے لیے مقوم ہو وہ عالی کے لیے مقوم نہیں ہوگی جیسے ناطق یہ انسان کے لیے مقوم ہے لیکن حیوان کے لیے مقوم نہیں۔

(3) ہر وہ فصل جو سافل کے لیے مقسم ہو وہ عالی کے لیے وہ مقسم ہوگی جیسے ناطق یہ حیوان کے لیے مقسم ہے اسی طرح جسم مطلق کے لیے بھی مقسم ہے۔

(4) ہر وہ فصل جو عالی کے لیے مقسم ہو وہ سافل کے لیے مقسم نہیں ہوگی جیسے حساس یہ جسم نامی کے لیے مقسم ہے مگر حیوان کے لیے نہیں۔

کلی ذاتی اور کلی عرضی کسے کہتے ہیں۔

ان کی تعریفات دو اعتبار سے ہیں۔

① جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج نہ ہو اسے ذاتی کہتے ہیں اور جو خارج ہو اسے کلی عرضی کہتے ہیں۔ اس اعتبار سے جنس، نوع اور فصل کلی ذاتی کہلائے گی اور خاصہ اور عرض عام کلی عرضی

② جو اپنے افراد کی حقیقت کا جز ہوں اس اعتبار سے جنس اور فصل کلی ذاتی کہلائے گی نوع نہیں کیوں کہ نوع اپنے افراد کی حقیقت کا عین ہے۔

اپنے معروض سے جدا ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کلی عرضی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں۔

اپنے معروض سے جدا ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے کلی عرضی کی دو اقسام ہیں۔
① عرض لازم ② عرض مفارق۔

عرض لازم: وہ کلی عرضی جس کا اپنے معروض سے جدا ہونا ممتنع ہو جیسے اربعہ کے لیے زوجیت۔

عرض مفارق: وہ کلی جس کا اپنے معروض سے جدا ہونا ممکن ہو جیسے کاتب بالفعل انسان کے لیے۔

ماہیت اور وجود کے اعتبار سے کلی کی دو قسمیں ہیں

لازم الماہیت: وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا ماہیت کی طرف نظر کرتے ہوئے ممتنع ہو جیسے زوجیت اربعہ کے لیے۔

TICK

Date_______20__
M T W T F S S

لازم وجود: وہ لازم جس کا معروض سے جدا ہونا وجود کی طرف نظر کرتے ہوئے ممتنع ہو جیسے کالا ہونا حبشی کے لیے

لازم بین: وہ لازم جس کے ملزوم کے لیے دلیل کی ضرورت نہ ہو جیسے آگ کے لیے جلانا

لازم غیر بین: وہ لازم جس کے ملزوم کے لیے دلیل کی ضرورت ہو جیسے عالم کے لیے حادث ہونا

لازم بین کی دو اقسام ہیں۔
① لازم بین بالمعنی الاخص ② لازم البین بالمعنی الاعم

لازم البین بالمعنی الاخص: وہ لازم جس کا تصور ملزوم کے تصور سے لازم آئے جیسے بصر عمی کے لیے۔

لازم البین بالمعنی الاعم: وہ لازم جس کا یقین لازم اور ملزوم کے تصور سے لازم آئے
جیسے زوجیت اربعہ کے لیے کہ جب کوئی شخص زوج اور اربعہ کا تصور کریگا تو بدیہی طور پر اس بات کا یقین آ جائیگا کہ اربعہ زوج ہے اور دو برابر حصوں میں تقسیم ہونے والا ہے

قابل زوال اور نا قابل زوال کے اعتبار سے مفارقہ کی اقسام مع تعریف تحریر کریں۔

عرض مفارق کی دو قسمیں ہیں۔

① **قابل زوال:** وہ عرض جو اپنے معروض سے جدا ہوتا ہو، جیسے شرمندگی کی سرخی۔

Date ______ 20__
M T W T F S S

② **ناقابل زوال:** وہ عرض مفارق جو اپنے معروض سے جدا نہ ہوتا ہو بلکہ دائمی ہو۔ جیسے فلک کے لیے حرکت۔

عرض مفارق قابل زوال کی دو قسمیں ہیں۔
① سریع الزوال ② بطئی الزوال۔

سریع الزوال: وہ عرض جو اپنے معروض سے جلدی جدا ہوجاتا ہو جیسے شرمندگی کی سرخی، درد کی زردی۔

بطئی الزوال: وہ عرض جو اپنے معروض سے دیر سے جدا ہوتا ہو جیسے جوانی اور بڑھاپا وغیرہ۔

معرف کی تعریف مع اقسام تحریر کریں۔

معرف:
وہ چیز ہے جسے اُس شی پر محمول کیا جائے تاکہ وہ اس چیز کے تصور کا فائدہ دے۔

معرف کی چار اقسام ہیں۔

① **حد تام:** اگر تعریف جنس قریب اور فصل قریب سے کی جائے تو اسے حد تام کہتے ہیں۔

② **حد ناقص:** اگر تعریف جنس بعید اور فصل قریب سے کی جائے تو اسے حد ناقص کہتے ہیں۔ جیسے انسان کی تعریف جسم ناطق یا صرف ناطق سے

③ **رسم تام:** اگر تعریف جنس قریب اور خاصہ سے کی جائے تو اسے رسم تام کہتے ہیں جیسے انسان کی تعریف حیوان ضاحک سے کرنا۔

TICK

(4) **رسم ناقص:** اگر تعریف جنس بعید اور خاصہ سے کی جائے یا صرف خاصہ سے کی جائے تو اسے رسم ناقص کہتے ہیں جیسے انسان کی تعریف جسم ضاحک یا صرف ضاحک سے کرنا۔

عرض عام سے شئی کی تعریف نہیں کی جاتی کیونکہ وہ کسی کو ممتاز نہیں کرتا جب کہ تعریف کا مقصد چیز کو ممتاز کرنا ہوتا ہے۔

* تعریف کی دو قسمیں ہیں۔ (1) حقیقی (2) لفظی

لفظی: جس کے ذریعے لفظ کے مدلول کی تفسیر کی جائے اسے تعریف لفظی کہتے ہیں۔ جیسے سعدانۃ کی نبت سے اور غضنفر کی اسد سے

تفسیر کی تعریف مع اقسام لکھیں۔

قضیہ ایسا قول ہے جو صدق و کذب کا احتمال رکھتا ہے جب کہ دوسرے لفظوں میں ایسا قول جسے سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہو۔ جیسے زید قائم

قضیہ کی دو قسمیں ہیں۔

حملیہ: ایسا قول جس میں ایک چیز کو دوسری چیز کے لیے ثابت مانا جائے یا ایک چیز سے دوسری چیز کی نفی کی جائے۔

دوسرے لفظوں میں جو دو مفردوں کی طرف یا ایک مفرد اور ایک قضیہ کی طرف تقسیم ہو اسے قضیہ حملیہ کہتے ہیں۔ جیسے زید قائم

شرطیہ: وہ قول جو دو قضیوں کی طرف تقسیم ہو جیسے ان کانت الشمس طالعۃ فالنھار موجود

Date ____ 20
M T W T F S S

ایجاب و سلب کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی دو قسمیں ہیں۔

موجبہ:- وہ قضیہ جس میں ایک شے کو دوسری کے لیے ثابت مانا جائے جیسے زید قائم۔

سالبہ: وہ قضیہ جس میں ایک چیز سے دوسری چیز کی نفی کی جائے جیسے الانسان لیس بفرس۔

قضیہ حملیہ تین اجزاء سے مرکب ہوتا ہے۔
1. موضوع جسے محکوم علیہ کہتے ہیں
2. محمول جسے محکوم بہ کہتے ہیں۔
3. رابطہ جسے نسبت کہتے ہیں۔

قضیہ شرطیہ میں بھی تین اجزاء پائے جاتے ہیں پہلے جز کو مقدم دوسرے کو تالی ان میں جو حکم ہوتا ہے اسے رابطہ کہتے ہیں۔

موضوع کے کلی یا جزئی ہونے کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی چار قسمیں ہیں۔

شخصیہ:- وہ قضیہ حملیہ جس کا موضوع جزئی (حقیقی) اور شخص معین ہو تو اسے قضیہ شخصیہ اور مخصوصہ کہتے ہیں جیسے زید قائم۔

طبعیہ: وہ قضیہ جس کا موضوع کلی ہو اور اس کا حکم نفس حقیقت پر ہو تو اسے قضیہ طبعیہ کہتے ہیں جیسے الانسان نوع۔

محصورہ: وہ قضیہ جس کا موضوع کلی ہو اور اس کا حکم اس کے افراد پر ہو اور مقدار بیان کر دی گئی ہو جیسے کل انسان حیوان۔

TICK

Page #

Date______20___
M T W T F S S

مہملہ: وہ قضیہ جس کا موضوع کلی ہو اور اس کا حکم اس کے افراد پر ہو مگر مقدار معین نہ کی گئی ہو جیسا الانسان لفی خسر

محصورات 4 ہیں
(1) موجبہ کلیہ جیسے کل انسان و حیوان۔
(2) موجبہ جزئیہ جیسے بعض الا لحیوان اسود
(3) سالبہ کلیہ جیسے لاشیء من الزنجی بابیض
(4) سالبہ جزئیہ بعض الانسان لیس باسود،

سُوْر کی تعریف مع وجہ تسمیہ بیان کریں:

وہ لفظ جس کے ذریعے کلیت اور بعضیت کے اعتبار سے افراد کی مقدار کو بیان کیا جاتا ہے اسے سُوْر کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: لفظ سور سور البلد سے ماخوذ ہے کہ جس طرح سور البلد شہر کی مقدار بیان کرتا ہے اسی طرح لفظ سور افراد کی مقدار بیان کرتا ہے۔

موجبہ کلیہ کا سور کل اور لام استغراقی ہے۔
جیسے کل انسان حیوان ، الحمدللہ

موجبہ جزئیہ کا سور بعض اور واحد ہے
جیسے بعض واحد من الجسم الجماد

سالبہ کلیہ کا سور لا واحد اور لاشیء ہے
جیسے لاشیء من الغراب بابیض

سالبہ جزئیہ کا سور لیس بعض اور بعض لیس ہے
جیسے لیس بعض الحیوان بحمار

TICK

Date ______ 20
M T W T F S S

نوٹ: ہر زبان کا سور خاص ہوتا ہے اس کے ساتھ جیسا کہ موجبہ کلیہ کا سور فارسی میں لفظ "ہر" ہے

مناطقہ موضوع اور محمول کو کن حروف سے تعبیر کرتے ہیں۔

مناطقہ موضوع کو "ب" اور محمول کو "ج" سے تعبیر کرتے ہیں
جب وہ موجبہ کلیہ کو تعبیر کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کل ب ج
اس کی وجہ اختصار اور انحصار کے وہم کو دور کرتا ہے

حمل کی تعریف مع اقسام تحریر کریں۔

حمل: مفہوم میں دو متغائر چیزوں کو وجود کے اعتبار سے متحد کرنا جیسے زید کاتب۔

حمل کی دو قسمیں ہیں۔

حمل بالاشتقاق: وہ حمل جو فی، ذو، لام کے واسطے سے ہو جیسے زید فی الدار

حمل بالمواطاۃ: وہ حمل جو فی، ذو یا لام کے واسطے سے نہ ہو جیسے عمر طبیب۔

وجود موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں۔

وجود موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی تین قسمیں ہیں
① قضیہ حملیہ خارجیہ ② قضیہ حملیہ ذہنیہ ③ قضیہ حملیہ حقیقیہ۔

Date______20___
M T W T F S S

قضیہ حملیہ خارجیہ:- وہ قضیہ حملیہ جس کا موضوع خارج میں موجود ہو اور اس میں حکم موضوع کے خارج میں موجود ہونے کے اعتبار سے ہو جیسے الانسان کاتب

قضیہ حملیہ ذہنیہ: وہ قضیہ حملیہ جس کا موضوع ذہن میں موجود ہو اور حکم بھی ذہن میں موجود ہونے کے اعتبار سے ہو جیسے الانسان کلی

قضیہ حملیہ حقیقیہ: وہ قضیہ حملیہ جس میں موضوع پر حکم خارج و ذہن کی خصوصیت سے قطع نظر کرتے ہوئے نفس امر میں موجود ہونے کے اعتبار سے لگایا گیا ہو. جیسے الاربعۃ زوج

حرف سلب کا موضوع یا محمول کا جزء بننے یا نہ بننے کے اعتبار سے کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں.

دو قسمیں ہیں (1) معدولہ (2) غیر معدولہ.

معدولہ: وہ قضیہ جس میں حرف سلب موضوع یا محمول یا دونوں کا جزء ہو. جیسے اللاحی جماد ، زید لا عالم اللاحی لا عالم سالبہ کی مثالیں اللاحی لیس بعالم العالم لیس بلاحی ، اللاحی لیس بجماد

غیر معدولہ: وہ قضیہ جس میں حرف سلب طرفین میں سے کسی کا بھی جزء نہ ہو. جیسے زید قائم.

قضیہ غیر معدولہ کی دو قسمیں ہیں.

(1) محصلہ (2) بسیطہ.

معدولہ :- اگر قضیہ حملیہ موجبہ میں حرف سلب طرفین کا جزء نہ ہو تو اسے معدولہ کہتے ہیں۔ جیسے زید قائم

بسیطہ: اگر سالبہ میں حرف سلب طرفین کا جزء نہ ہو تو اسے بسیطہ کہتے ہیں۔

جہت کے اعتبار سے قضیہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں

دو قسمیں ہیں (1) موجہہ (2) مطلقہ۔

موجہہ : وہ قضیہ جس میں جہت کو ذکر کیا گیا ہیں اسے موجہہ اور رباعیہ کہتے ہیں۔
جیسے الانسان حیوان بالضرورۃ،

مطلقہ :- وہ قضیہ جس میں جہت ذکر نہ کی گئی ہو جیسے الانسان حیوان۔

قضیہ موجہہ کی دو قسمیں ہیں۔
(1) بسیطہ (2) مرکبہ۔

بسیطہ :- وہ قضیہ موجہہ جس میں حکم صرف ایجاب یا سلب کا ہو جیسے الانسان حیوان بالضرورۃ۔

مرکبہ: وہ قضیہ موجہہ جو ایجاب و سلب دونوں سے مرکب ہو جیسے بالضرورۃ کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لا دائما۔

قضیہ حملیہ بسیطہ کی 8 اور مرکبہ کی 7 اقسام ہیں

Date ______ 20__
M T W T F S S

قضیہ حملیہ بسیطہ کی اقسام درج ذیل ہیں

① **ضروریہ مطلقہ:** وہ قضیہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا نفی کا حکم ضروری طور پر لگایا گیا ہو جب تک ذات موضوع موجود ہو
جیسے الانسان حیوان بالضرورۃ۔

② **دائمہ مطلقہ:** وہ قضیہ موجبہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا نفی کا حکم دائمی طور پر لگایا گیا ہو
جیسے کل فلک متحرک بالدوام۔

③ **مشروطہ عامہ:** وہ قضیہ موجبہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا نفی کا حکم ضروری طور پر لگایا گیا ہو جب تک ذات موضوع وصف عنوانی کے ساتھ متصف ہے جیسے کل کاتب متحرک الاصابع بالضرورۃ مادام کاتبا

وصف عنوانی: جس کے ذریعے موضوع کو تعبیر کیا جائے۔

④ **عرفیہ عامہ:**
وہ قضیہ موجبہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا نفی کا حکم دائمی طور پر لگایا گیا ہو۔ جب تک ذات موضوع وصف عنوانی کے ساتھ متصف ہو۔
جیسے: بالدوام کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا۔

وقتیہ مطلقہ: وہ قضیہ موجبہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے لیے ثبوت یا نفی کا حکم وقت معین میں لگایا گیا ہو۔

جیسے کل قمر منخسف بالضرورۃ وقت حیلولۃ الارض بینہ وبین الشمس

مشروطہ مطلقہ: وہ قضیہ موجبہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا نفی کا حکم ضروری طور پر غیر معین وقت میں لگایا گیا ہو جیسے کل حیوان متنفس بالضرورۃ وقتاما

مطلقہ عامہ: وہ قضیہ موجبہ جس میں موضوع کے لیے محمول کے ثبوت یا نفی کا حکم تینوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ میں لگایا گیا ہو جیسے کل انسان منافق بالفعل

ممکنہ عامہ: وہ قضیہ موجبہ جس میں محمول کی جانب مخالف سے سلب کا حکم ضروری طور پر لگایا گیا ہو جیسے کل نار حارۃ بالامکان العام۔

قضیہ مرکبہ کی تعریف و اقسام تحریر کریں۔

مرکبہ: وہ قضیہ موجبہ جس کی حقیقت ایجاب و سلب سے مرکب ہو

اگر قضیہ مرکبہ کا جزء اول موجبہ ہو تو قضیہ کو موجبہ مرکبہ کا نام دیا جائیگا اگر جزء اول سالبہ ہو تو اس قضیہ کو سالبہ مرکبہ کا نام دیا جائے گا۔

اس کی 7 اقسام درج ذیل ہیں۔

مشروطہ خاصہ: وہ مشروطہ عامہ جو لادائم ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے بالضرورۃ کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لادائما۔

عرفیہ خاصہ: وہ عرفیہ عامہ جو لادوام کی قید کے ساتھ ہو جیسے دائما کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا لادائما۔

Date____20__
M T W T F S S

(3) **وجودیہ لاضروریہ**:- وہ مطلقہ عامہ جو لا ضرورت ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے کل انسان کاتب بالفعل بالضرورۃ۔

(4) **وجودیہ اللادائمہ**: وہ مطلقہ عامہ جو لا دوام ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے کل انسان ضاحک بالفعل لا دائما۔

(5) **وقتیہ**: وہ قضیہ مطلقہ جو لادوام ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے بالضرورۃ کل قمر منخسف وقت حیلولۃ الارض بینہ وبین الشمس لا دائما۔

(6) **منتشرہ**: وہ منتشرہ مطلقہ جو لادوام ذاتی کی قید کے ساتھ ہو جیسے بالضرورۃ کل انسان متنفس فی وقت ما لا دائما

(7) **ممکنہ خاصہ**: وہ قضیہ جس میں وجود اور عدم دونوں جانب سے ضرورت مطلقہ کو ختم کرنے کا حکم لگایا گیا ہو جیسے بالامکان الخاص کل انسان ضاحک۔

لادوام اور لاضرورۃ سے کس قضیہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

لادوام سے مطلقہ عامہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے جیسے کل انسان متعجب بالفعل لادائما اس کا مطلب ہوگا کل انسان متعجب بالفعل ولاشئ من الانسان بمتعجب بالفعل۔

لاضرورۃ سے ممکنہ عامہ کی طرف اشارہ ہوگا جیسے کل حیوان ماش بالفعل لا بالضرورۃ تو اس کا مطلب ہوگا کل حیوان ماش بالفعل ولاشئ من الحیوان بماش بالامکان۔

قضیہ شرطیہ متصلہ و منفصلہ کی تعریف تحریر کریں؟

قضیہ شرطیہ متصلہ: وہ قضیہ جس میں ایک نسبت کے ثبوت کو لینے پر دوسری نسبت کے ثبوت کا حکم یا ایک نسبت کی نفی فرض کر لینے پر دوسری نسبت کی نفی کا حکم لگایا جائے۔

جیسے ان کان زید انسانا کان حیوانا

لیس البتہ اذا کان زید انسانا کان فرسا

منفصلہ: وہ قضیہ جس میں مقدم اور تالی کے درمیان موجبہ میں تنافی اور سالبہ میں عدم تنافی کا حکم لگایا گیا ہو۔ جیسے ھذا الشیء اما شجر او حجر۔

لیس البتہ اما ان تکون الشمس طالعۃ او یکون النھار موجودا

شرطیہ متصلہ کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں۔

شرطیہ متصلہ کی دو قسمیں ہیں ① لزومیہ ② اتفاقیہ

لزومیہ: مقدم اور تالی کے درمیان اتصال کا حکم کسی علاقہ کی وجہ سے ہو تو اسے لزومیہ کہتے ہیں۔

ان کانت الشمس طالعۃ فالنھار موجود

اتفاقیہ: مقدم اور تالی کے درمیان حکم علاقے کے بغیر ہو تو اسے اتفاقیہ کہتے ہیں

علاقہ: علاقہ وہ سبب ہے جس کی وجہ سے مقدم تالی کے ساتھ رہنا چاہتا ہو۔

علاقہ کی دو قسمیں ہیں

① علیت ② تضایف۔

علیت: مقدم اور تالی ہر ایک دوسرے کے لیے علت ہوں یا دونوں کسی تیسرے کے لیے معلول ہوں
جیسے ان کانت الشمس طالعۃ فالنھار موجود
ان کان النھار موجودا فالعالم مضئ۔

تضایف: مقدم اور تالی میں سے ہر ایک کا سمجھنا دوسرے کے سمجھنے پر موقوف ہو جیسے ابوۃ اور بنوۃ

صدق وکذب کے اعتبار سے شرطیہ منفصلہ کی تین قسمیں ہیں

حقیقیہ: اگر قضیہ میں صدقا اور کذبا تنافی یا عدم تنافی کا حکم ہو تو اسے قضیہ حقیقیہ کہتے ہیں۔

مانعۃ الجمع: اگر قضیہ میں تنافی یا عدم تنافی کا حکم صرف صدقا ہو تو اسے مانعۃ الجمع کہتے ہیں جیسے ھذا الشئ اما شجر اور حجر

مانعۃ الخلو: اگر قضیہ میں حکم تنافی یا عدم تنافی کا صرف کذبا ہو تو اسے مانعۃ الخلو کہتے ہیں۔
اما ان یکون زید فی البحر او لا یغرق۔

شرطیہ منفصلہ کی دو قسمیں ہیں۔ ① عنادیہ ② اتفاقیہ

عنادیہ: وہ قضیہ شرطیہ جس میں تنافی دو جزوں کے درمیان ذات کی وجہ سے ہو
جیسے ھذا الشئ۔ اما شجر او حجر۔ ذات کی وجہ سے

اتفاقیہ: وہ قضیہ شرطیہ جس میں تنافی محض اتفاقا ہو۔
جیسے زید اما کاتبا او اسود۔

M T W T F S S

تقادیر کے اعتبار سے قضیہ شرطیہ کی تین اقسام ہیں۔

① شخصیہ ② محصورہ ③ مہملہ

قضیہ طبعیہ کا اس میں تصور نہیں۔

شخصیہ: اگر حکم تقدیر معین اور وضع خاص پر ہو تو اسے قضیہ شخصیہ کہتے ہیں۔ جیسے ان جئتنی الیوم اکرمك۔

شرطیہ محصورہ: اگر حکم مقدم کی تقدیر پر کل یا بعضا ہو تو اسے شرطیہ محصورہ کہتے ہیں۔ پھر اگر مقدم کی تمام تقادیر پر حکم ہو تو اسے محصورہ کلیہ کہتے ہیں۔ جیسے کلما کانت الشمس طالعۃ فالنھار موجود۔

اگر مقدم کی بعض حالتوں پر ہو تو اسے محصورہ جزئیہ کہتے ہیں جیسے قد یکون اذا کان الشی حیوانا کان انسانا۔

شرطیہ مہملہ: اگر کلاً یا بعضاً کو ذکر نہ کیا جائے تو اسے شرطیہ مہملہ کہتے ہیں۔ جیسے ان کان زید انسانا کان حیوانا۔

قضایا شرطیہ کے سور تحریر کریں؟

موجبہ کلیہ کا سور متصلہ میں تین ہیں۔ متی ۔ مھما ۔ کلما۔
موجبہ کلیہ کا سور منفصلہ میں ایک سور ہے دائما۔

سالبہ کلیہ کا سور متصلہ اور منفصلہ میں لیس البتۃ

موجبہ جزئیہ کا سور متصلہ میں قد یکون۔
موجبہ جزئیہ کا سور منفصلہ میں قد لا یکون

موجبہ کلیہ کے سور پر حرف نفی داخل کرنا

متصلہ مہملہ میں "ان" "اذا" اور "لو" داخل ہوتا ہے۔

منفصلہ مہملہ میں "اما" اور "او" داخل ہوتے ہیں۔

طرفین سے کیا مراد ہے اور ان میں حکم کب پایا جاتا ہے۔

طرفین سے مراد مقدم اور تالی ہیں۔

مقدم اور تالی کے طرفین ہونے کے وقت ان میں حکم نہیں پایا جاتا مگر (تحلیل) کے بعد حکم پایا جانا ممکن ہے (تحویل)

تناقض کی تعریف مع امثلہ لکھیں۔

ایجاب و سلب میں دو قضیوں کا اس طرح ہونا کہ پہلا صدق کا دوسرا کذب کا تقاضا کرتا ہو۔ یا اس کے برعکس۔
زیدٌ قائمٌ۔ زیدٌ لیس بقائم

دو مخصوص قضیوں کے درمیان تناقض کے متحقق ہونے کے لیے وحدات ثمانیہ کا ہونا شرط ہے۔

(1) وحدت موضوع (2) وحدت محمول (3) وحدت مکان (4) وحدت زمان
(5) وحدت قوت و فعل (6) وحدت جزو کل (7) وحدت شرط (8) وحدت اضافت۔

وحدات ثمانیہ کے مختلف ہونے کی مثالیں۔

موضوع کی: زیدٌ قائمٌ - عمرو لیس بقائمٍ۔ محمول کی: زیدٌ قاعدٌ۔ زیدٌ لیس بقائمٍ۔
مکان کی: زیدٌ لیس بموجودٍ فی سوق۔ زیدٌ لیس بموجودٍ فی الدار۔
زمان کی: زیدٌ نائمٌ فی اللیل۔ زیدٌ لیس بنائمٍ فی النھار۔

شرط کی: زیدٌ متحرک الاصابع بشرط کونہ کاتبا۔ زیدٌ لیس بمتحرک الاصابع بشرط کونہ غیر کاتبا

قوۃ وفعل کی: جیسے الخمر فی الدن مسکر ای بالقوۃ
الخمر لیس بمسکر فی الدن ای بالفعل۔

کل وجزء کی: الزنجی اسود کلہ۔ الزنجی لیس باسود جزؤہ
یعنی اسنانہ۔

اضافت کی: زیدٌ أب ای لبکر وزیدٌ لیس بأب ای لخالد۔

تناقض کے تحقق کے بارے میں تین موقف ہیں۔

(1) وحدات ثمانیہ شرط ہیں

(2) بعض مناطقہ نے دو وحدتوں پر اکتفا کیا ہے۔ وحدت موضوع۔ وحدت محمول
باقی وحدات کے ان میں داخل ہونے کی وجہ سے

(3) بعض مناطقہ نے صرف وحدت نسبت پر قناعت کی ہے کیوں کہ وحدت
نسبت تمام وحدات کو مستلزم ہے۔

قضایا محصورہ کے درمیان تناقض کی شرائط بیان کریں۔

قضایا محصورہ کے درمیان تناقض کے لیے مذکورہ آٹھ شرائط
کے ساتھ ساتھ کم (کلیہ وجزئیہ) میں دونوں قضیوں کا
مختلف ہونا بھی ضروری ہے۔
کیونکہ اگر یہ دونوں قضیے کلیہ ہونگے تو کبھی کبھار یہ
دونوں قضیہ جھوٹے ہوں گے۔ جیسے کل حیوان انسان
لاشی من الحیوان بانسان۔

Date______20___
M T W T F S S

اگر دونوں جزئیہ ہوں گے تو بھی یہ دونوں ہی سچے ہوں گے جیسے بعض الحیوان انسان ، بعض الحیوان لیس بانسان یہ دونوں سچے ہیں جب کہ تناقض کا تقاضا یہ ہے کہ ایک قضیہ سچا ہو اور دوسرا جھوٹا ہو

ہر وہ مادہ جس میں موضوع محمول سے عام ہوگا تو دونوں قضیے کلیہ ہونے کی صورت میں جھوٹے اور جزئیں ہونے کی صورت میں سچے ہوں گے۔

قضایا موجہہ میں مذکورہ شرائط کے ساتھ ساتھ جہت میں بھی مختلف ہونا ضروری ہے

① ضروریہ مطلقہ کی نقیض ممکنہ عامہ ہے۔ جیسے کل انسان حیوان بالضرورۃ ، بعض الانسان لیس بحیوان بالامکان عام۔

② دائمہ مطلقہ کی نقیض مطلقہ عامہ۔
جیسے کل انسان حیوان بالدوام ، بعض الانسان لیس حیوان بالفعل۔

③ مشروطہ عامہ کی نقیض حینیہ ممکنہ آتی ہے۔
جیسے کل کاتب متحرک الاصابع مادام کاتبا بالضرورۃ بعض الکاتب لیس متحرک الاصابع حین ھو کاتب بالامکان عام۔

④ عرفیہ عامہ کی نقیض حینیہ مطلقہ آتی ہے۔
بالدوام کل کاتب متحرک الاصابع ما دام کاتبا۔
بعض الکاتب لیس متحرک الاصابع حین ھو کاتب بالفعل۔

قضیہ مرکبہ کی نقیض: جس قضیہ مرکبہ کی نقیض نکالنی ہو
پہلے اس کے دونوں قضیہ بسیطہ کی نقیض نکالی جائے
پھر ان دونوں کے درمیان حرف تردید داخل کر دیا جائے تو وہ
قضیہ مرکبہ کی نقیض بن جائیگی

قضایا شرطیہ کی نقائض کی شرائط تحریر کریں؟

قضایا شرطیہ کی نقیض حاصل کرنے کیلیے جنس اور نوع میں متفق
اور کیف میں مختلف ہونا شرط ہے۔

جنس سے مراد متصلہ اور منفصلہ ہے
نوع سے مراد لزومیہ، عنادیہ اور اتفاقیہ ہے

متصلہ لزومیہ موجبہ کی نقیض متصلہ لزومیہ سالبہ آتی ہے۔
جیسے دائما کلما کان آب فج د، لیس کلما کان آب فج د

منفصلہ عنادیہ موجبہ کی نقیض منفصلہ عنادیہ سالبہ آتی ہے۔
جیسے دائما اما ان یکون ھذا العدد زوجا او فردا،
لیس دائما اما ان یکون ھذا العدد زوجا او فردا۔

عکس مستوی کی تعریف

قضیہ کی جزء اول کو جزء ثانی کی جگہ اور جزء ثانی
کو جزء اول کی جگہ رکھ دینا اس طور پر کہ ایجاب وسلب اور صدق
میں باقی رہے۔ کل انسان حیوان کا عکس مستوی بعض حیوان انسان

1. موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے۔ کل انسان حیوان۔ کا عکس بعض حیوان انسان۔
2. موجبہ جزئیہ کا موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے بعض انسان حیوان۔ بعض حیوان انسان
3. سالبہ کلیہ کا سالبہ کلیہ ہی آتا ہے لا شئی من الانسان بحجر۔ لا شئی من الحجر بالانسان
4. سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی آتا ہی نہیں ہے اس لیے کہ جس قضیہ میں موضوع عام اور محمول خاص ہو تو اس قضیہ میں اگر سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی سالبہ جزئیہ لایا جائے تو وہ سچا نہیں ہوتا بلکہ جھوٹا ہوتا ہے بعض الحیوان لیس بانسان۔

آپ نے کہا کہ موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے یہ درست نہیں کہ بعض اوقات
ایسا ہوتا ہے موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے اور وہ صادق نہیں آتا جیسے مثال

اعتراض كل شيخ كان شابا موجبہ کلیہ ہے۔ اس کا عکس بعض الشاب كان شيخا
یہ تو صادق ہی نہیں آ رہا۔

جواب: اس کا عکس وہ نہیں ہے جو تم نے ذکر کیا بلکہ اس کا عکس بعض من كان شابا شيخ
کان کی خبر کو مقدم کر دیا کان کو مقدم کیا ہی نہیں۔

اور عکس میں ضروری نہیں کہ فعل کی نسبت کو برقرار رکھا جائے۔ پس اس کا عکس
بعض الشاب يكون شيخا۔ اور یہ صادق آ رہا ہے ضروری طور پر

اعتراض آپ کہتے ہیں کہ موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے۔
بعض الحيوان انسان۔ بعض الانسان حيوان۔ درست نہیں لگ رہا ہے۔

اور کبھی موجبہ جزئیہ کے عکس پر اعتراض وارد ہوتا ہے۔ بعض الوتد في الحائط۔
صادق آ رہا ہے۔ لیکن بعض الحائط في الوتد صادق نہیں آ رہا۔

جواب:
آپ نے کہا۔ بعض الحائط في الوتد یہ درست نہیں ہے کیونکہ آپ نے جار مجرور کو مقدم کیا ہے۔ مجرور کا تعلق ظرف مستقر سے ہوتا ہے۔ آپ نے یوں کہنا تھا
بعض ما في الحائط وتد۔ اس کے صادق بننے ہونے میں کوئی شک نہیں۔

عکس نقیض کی تعریف تحریر کریں۔

قضیہ کی جزء اول کی نقیض کو جزء ثانی کی جگہ اور جزء ثانی کی نقیض کو جزء اول
کی جگہ رکھنا صدق و کیف کی بقاء کے ساتھ یہ متقدمین کا اسلوب ہے۔

Date 27/12/2024
M T W T F S S

متاخرین کا اسلوب یہ ہے کہ جزء ثانی کی نقیض کو جزء اول کی جگہ اور عین جزء اول کو جزء ثانی کی جگہ صدق کا بقاء اور کیف کی مخالفت کے ساتھ رکھنا۔

موجبہ کلیہ کا عکس نقیض موجبہ کلیہ آتی ہے۔
متقدمین کے نزدیک: کل انسان حیوان کی عکس نقیض کل لا حیوان لا انسان

متاخرین کے نزدیک: کل انسان حیوان کی عکس نقیض لا شئی من اللاحیوان بانسان

عکس مستوی میں موجبہ کلیہ کا عکس موجبہ جزئیہ آتا ہے۔ (1)
موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے۔ (2)
سالبہ کلیہ کا سالبہ کلیہ آتا ہے۔ (3)
سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی آتا ہی نہیں۔ (4)
لیکن عکس نقیض میں الٹا ہوجائے گا۔

عکس نقیض میں سالبہ کلیہ کا سالبہ جزئیہ۔ لا شئی من الانسان بحجر: بعض اللاحجر لیس بلا انسان۔
سالبہ جزئیہ کا سالبہ جزئیہ۔ بعض الحیوان لیس بانسان: بعض اللاانسان لیس بلاحیوان
موجبہ جزئیہ کا آتا ہی نہیں۔
موجبہ کلیہ کا موجبہ موجبہ آتا ہے۔ کل انسان حیوان: کل لا حیوان لا انسان۔

قیاس: قیاس اس قول کو کہتے ہیں جو چند ایسے قضایا سے مرکب ہو کہ ان قضایا کو تسلیم کر لینے سے ایک اور قضیہ کو ماننا لازم آئے۔

قیاس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) استثنائی (۲) اقترانی

استثنائی: وہ قیاس ہے جس میں نتیجہ یا اس کی نقیض بالترتیب مذکور ہو۔

ان کانت الشمس طالعۃ فالنھار موجود لکن الشمس طالعۃ: قیاس استثنائی ہے جس کا نتیجہ فالنھار موجود ہے اور یہ نتیجہ قیاس مذکور میں بالترتیب موجود ہے

اور جیسے: ان کانت الشمس طالعۃ فالنھار موجود لکن النھار لیس بموجود
یہ بھی قیاس استثنائی ہے جس کا نتیجہ فالشمس لیست بطالعۃ ہے
اور مذکورہ قیاس میں اس نتیجہ کی نقیض بالترتیب الشمس طالعۃ موجود ہے

اقترانی: وہ قیاس ہے جس میں نتیجہ یا اس کی نقیض بالترتیب مذکور نہ ہو
زید انسان و کل انسان حیوان یہ قیاس اقترانی ہے جس کا نتیجہ زید حیوان ہے
اور نقیض نتیجہ زید لیس بحیوان ہے اس قیاس میں ان دونوں میں سے کوئی
بھی بالترتیب مذکور نہیں

قیاس اقترانی کی دو قسمیں ہیں: (۱) شرطی (۲) حملی

شرطی: وہ قیاس ہے جو دو شرطیہ سے یا ایک شرطیہ اور ایک حملیہ سے مرکب ہو

جیسے کلما کان زید انسانا کان حیوانا و کلما کان حیوانا کان جسما یہ قیاس
شرطی ہے جس کا نتیجہ فکلما کان زید انسانا کان جسما ہے اور جیسے کلما زید انسانا
کان حیوانا و کل حیوان جسم ہیں
نتیجہ فکلما کان زید انسانا کان جسما ہے۔ ان دونوں مثالوں میں پہلا قیاس
دو شرطیوں سے مرکب ہے اور دوسرا قیاس ایک شرطیہ اور ایک حملیہ سے
مرکب ہے۔

حملی: وہ قیاس اقترانی جو دو حملیہ سے مرکب ہو۔ العالم متغیر و کل متغیر حادث
اس کا نتیجہ العالم حادث

قیاس حملی کے نتیجے کے موضوع کو اصغر اور اس کے محمول کو اکبر کہتے ہیں
جن دو قضیوں سے قیاس بنتا ہے ان میں ہر ایک کو مقدمہ کہا جاتا ہے
جس مقدمہ میں اصغر ہو اسے صغریٰ اور جس مقدمہ میں اکبر ہو اسے کبریٰ
کہا جاتا ہے اور قیاس میں جو جزء مکرر ہو اسے حد اوسط کہتے ہیں

TICK INDUSTRIES PRIVATE LIMITED

شکل اول وہ شکل جس میں حد اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع واقع ہو۔ کل انسان حیوان - و کل حیوان حساس کا
نتیجہ آئے گا کل انسان حساس۔

شکل ثانی وہ شکل جس میں حد اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں محمول واقع ہو جیسے کل انسان حیوان - ولا شیء من الجماد بحیوان
نتیجہ لا شیء من الانسان بجماد۔

شکل ثالث وہ شکل جس میں حد اوسط صغریٰ اور کبریٰ دونوں میں موضوع واقع ہو۔ کل انسان حیوان - وکل انسان ناطق -
بعض حیوان ناطق۔

بعض انسان کاتب

شکل رابع وہ شکل جس میں حد اوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہو
کل انسان حیوان - وکل ناطق انسان۔
بعض الحیوان ناطق۔

چار شکلوں میں سے سب سے افضل شکل اول ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا نتیجہ واضح ہے اور بغیر غور فکر کے حاصل ہو جاتا ہے شکل اول میں ذہن نتیجہ کی طرف بغیر غور فکر کے سبقت کر جاتا ہے۔

اور اس کی دو شرائط ہیں (۱) صغریٰ کا موجبہ ہونا چاہیے کلیہ ہو یا بعضا ہو۔ (۲) کبریٰ کا کلیہ ہونا چاہیے موجبہ ہو یا سالبہ ہو۔

بعد اگر دونوں شرطیں ایک ساتھ نہ پائی جائیں یا ایک پائی جائے دوسری نہ پائی جائے تو درست نتیجہ نہیں حاصل ہوگا۔

Date________20___
M T W T F S S

✓
موجبہ کلیہ — موجبہ کلیہ
✗ موجبہ جزئیہ — موجبہ کلیہ
✓ سالبہ کلیہ — موجبہ کلیہ
✗ سالبہ جزئیہ — موجبہ کلیہ

✓
موجبہ کلیہ — موجبہ جزئیہ
✗ موجبہ جزئیہ — موجبہ جزئیہ
✓ سالبہ کلیہ — موجبہ جزئیہ
✗ سالبہ جزئیہ — موجبہ جزئیہ

✗ موجبہ کلیہ — سالبہ کلیہ
✗ موجبہ جزئیہ — سالبہ کلیہ
✗ سالبہ کلیہ — سالبہ کلیہ
✗ سالبہ جزئیہ — سالبہ کلیہ

✗ موجبہ کلیہ — سالبہ جزئیہ
✗ موجبہ جزئیہ — سالبہ جزئیہ
✗ سالبہ کلیہ — سالبہ جزئیہ
✗ سالبہ جزئیہ — سالبہ جزئیہ

شکل ثانی کا نتیجہ دینے میں کیف کے اعتبار سے شرط ہوتی ہے۔ کیف سے مراد ایجاب و سلب اور دو مقدمین کا مختلف ہونا: صغریٰ موجبہ ہو کبریٰ سالبہ ہو۔ یا اس کا برعکس ہو: اکثر کے اعتبار سے یعنی کلیہ اور جزئیہ اور بتا رہے ہیں کہ اس شکل کا نتیجہ سالبہ ہی آئے گا۔

دو کلیوں سے مرکب ہو اور صغریٰ موجبہ ہو تو نتیجہ سالبہ آئے گا

TICK INDUSTRIES PRIVATE LIMITED

2) شکل ثانی

کل انسان حیوان لا شئ من الحجر بحیوان

نتیجہ لا شئ من الانسان بحجر۔

دلیل کبری کا عکس کرے جو کلیہ ہے تو نتیجہ نکالے جو نتیجہ نکالے گا تو

لا شئ من الانسان بحجر

3) صغری سالبہ کلیہ اور کبری موجبہ کلیہ ہو تو نتیجہ سالبہ کلیہ ہو گا۔

جیسے لا شئ من ج ب و کل ا ب

نتیجہ لا شئ من ج ا

دلیل: اس کی دلیل عکس صغری ہو صغری کو کبری بنانا اور پھر عکس نتیجہ

صغری کا عکس لا شئ من الحیوان بحجر ہو عکس ہو کبری اور کبری کو صغری

کل انسان حیوان و لا شئ من الحیوان بحجر۔ یہ شکل اول بن گئی

اس کا نتیجہ ہو گا: لا شئ من الانسان بحجر۔ اب اس کا عکس کر دیا جائے

تو شکل ثانی کا لا نتیجہ ہی آئے گا۔

لا شئ من الحجر بانسان

TICK INDUSTRIES PRIVATE LIMITED

صغریٰ

(3) بعض الحیوان انسان   لا شئ [illegible]

بعض

تیسری شکل

تیسری شکل کا نتیجہ نکالنے کے لیے شرط ہے کہ صغریٰ موجبہ ہونا اور دونوں مقدموں میں سے ایک کا کلیہ ہونا اس سے ضرب کریں گے نتیجہ دینے والا چھ ہیں۔

ض 1 دونوں موجبہ کلیہ سے مرکب ہو

کل انسان حیوان   کل انسان ناطق۔

بعض الحیوان ناطق۔

ض 2 صغریٰ موجبہ کلیہ، کبریٰ سالبہ کبریٰ۔

کل انسان حیوان   لا شئ من الانسان بفرس

بعض الحیوان لیس بفرس۔

ض 3 صغریٰ موجبہ جزئیہ کبریٰ موجبہ کلیہ

بعض الانسان حیوان   کل انسان ناطق

بعض الحیوان لیس بناطق۔

ض 6 صغریٰ موجبہ جزئیہ۔ کبریٰ سالبہ کبریٰ

بعض الحیوان ناطق   لا شئ من الحیوان بحجر

بعض ناطق لیس بحجر

نمبر ۵ صغریٰ موجبہ کلیہ کبریٰ موجبہ جزئیہ۔

کل حیوان جسمٌ   بعض الحیوان ناطقٌ

بعض الجسم ناطقٌ

نمبر (6) صغریٰ موجبہ کلیہ کبریٰ سالبہ جزئیہ

کل انسان ناطقٌ   بعض الانسان لیس بحجرٍ

بعض الناطق لیس بحجرٍ

Date________ 20___
M T W T F S S

فصل فی الاقترانیات من الشرطیات۔

شکل رابع کے منعقد ہونے میں شرطیاتی اقترانی کا احوال: ضرب دینا نتیجہ دینے والی اور اقترانی کا حال قیاسی حملی کے حال کی طرح ہوتا ہے۔ بالکل برابر برابر۔ متصلہ جیسی شکل اول کی مثال: صغری اور کبری دونوں متصلہ ہوں۔

شکل اول

کلما کان زید انسانا کان حیوانا۔ وکلما کان حیوانا کان جسما

نتیجہ کلما کان زید انسانا کان جسما

شکل ثانی:

کلما کان زید انسانا کان حیوانا ولیس البتۃ إذا کان حجرا کان حیوانا

نتیجہ

لیس البتۃ إن کان زید انسانا کان حجرا۔

شکل ثالث

کلما کان زید انسانا کان حیوانا وکلما کان زید انسانا کان کاتبا۔

نتیجہ

قد یکون اذا کان زید حیوانا کان کاتبا۔

شکل رابع کا نتیجہ دینے کی شرائط کثرت کے ساتھ ہیں مگر فوائد کم ہے اسی وجہ سے اس کتاب میں اس کی شرائط کو ذکر نہیں کیا گیا یہ رسالہ ان سب کی گنجائش نہیں رکھتا۔

قیاس میں نتیجہ کیف و کم میں دونوں مقدموں میں کمتر کے تابع ہوتا ہے اور کیف میں کمتر سالب ہے اور کم میں کمتر جزئیہ ہے

اگر قیاس موجبہ اور سالبہ سے مرکب ہو تو نتیجہ سالبہ آئے گا اگر کلیہ اور جزئیہ ہو تو نتیجہ جزئیہ آئے گا دونوں کلیہ ہوں تو نتیجہ کلیہ آتا ہے شکل اول میں۔

اور شکل ثالث میں جزئیہ آتا ہے۔

MTWTFSS

قیاس استثنائی

وہ قیاس جو دو مقدموں سے مرکب ہو یعنی دو قضیوں سے مرکب ہو پہلے کو شرطیہ دوسرے کو حملیہ کہتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان کلمات استثنائی آجاتے ہیں کلمات استثناء سے میری مراد الا اور اس کی اقسام ہیں اس کو استثنائی کہا جاتا ہے۔

قیاس استثنائی شرطیہ منفصلہ حقیقیہ

اگر استثناء عین مقدم کا ہو تو نتیجہ نقیض تالی آئے گا
اگر استثناء عین تالی کا ہو تو نتیجہ نقیض مقدم آئے گا
اگر استثناء نقیض تالی کا ہو تو نتیجہ عین مقدم آئے گا
اگر استثناء نقیض مقدم کا ہو تو نتیجہ عین تالی آئے گا

نمبر (1) اگر استثناء عین مقدم کا ہو تو نتیجہ نقیض تالی آئے گا۔ (1

ھذا العدد اما زوج او فرد لکنہ زوج لیس بفرد۔

نمبر (2) اگر استثناء عین تالی کا ہو تو نتیجہ نقیض مقدم آئے گا۔

ھذا العدد اما زوج او فرد لکنہ لیفرد۔ لیس بزوج۔

نمبر (3) اگر استثناء نقیض تالی کا ہو تو نتیجہ عین مقدم آئے گا

ان کانت الشمس طالعۃ فالنھار موجود لکن النھار لیس بموجود فالشمس طالعۃ

نمبر 4 اگر استثناء نقیض مقدم کا ہو تو نتیجہ عین تالی آئے گا

ان کان زید انسانا کان حیوانا لکنہ لیس بانسان کان حیوانا

TICK INDUSTRIES PRIVATE LIMITED

Date______20
M T W T F S S

(۲) استقراء: وہ حکم جو کلی کے اکثر جزئیات میں غور فکر کے بعد کلی پر لگایا جائے۔
جیسے: جب ہم نے انسان، گھوڑے، بھینس، گائے، بھیڑ، بکریوں میں غور فکر کی تو ہم نے ہر حیوان پر حکم لگایا کہ وہ چباتے وقت اپنے نیچے والے جبڑے کو حرکت دیتے ہیں۔

(۳) استقراء یقین کا فائدہ نہیں دیتا بلکہ ظن غالب کا فائدہ دیتا ہے کیونکہ اس میں غلطی کا احتمال موجود ہے جیسا کہ مگرمچھ اپنے نیچے والے جبڑے کو حرکت نہیں دیتا۔

(۴) تمثیل: معنیٰ مشترک کی وجہ سے ایک جزئی کا حکم دوسری جزئی پر ثابت کرنا۔
جیسے:
عالم مرکب ہے اور وہ حادث ہے لہٰذا گھر بھی مرکب ہے تو یہ بھی حادث ہے۔

امر مشترک کو مذکور حکم کے لیے علت ثابت کرنے کے چند طریقے ہیں جن میں سے دو طریقے عمدہ ہیں:

(۱) متاخرین کے نزدیک "دوران" جبکہ قدماء اسے عکس اور طرد کا نام دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ حکم معنیٰ مشترک کے ساتھ گھومتا ہے وجوداً عدماً یعنی جب معنیٰ پایا جائیگا تو حکم بھی پایا جائیگا اور جب معنیٰ نہیں پایا جائیگا تو حکم بھی نہیں پایا جائے گا

TICK® INDUSTRIES PRIVATE LIMITED

Page #

۲ دوسرا طریقہ سبر و تقسیم ہے مناطقہ اصل کے اوصاف شمار کرتے ہیں
پھر وہ ثابت کرتے ہیں کہ معنی مشترک کے علاوہ کوئی حکم کا تقاضا
نہیں کرتا کیونکہ بغیر اوصاف دوسرے محل میں پائے جا رہے ہیں
مگر حکم نہیں پایا جا رہا جیسا کہ گھر کے حادث ہونے کی علت یا امکان
ہے یا وجود یا جوہریت یا جسمیت یا پھر تالیف ہے لہذا
تالیف کے علاوہ کوئی بھی وصف حادث ہونے کی علت نہیں ورنہ
وجود باری تعالی، جواہر مجردہ، اور اجسام فلکیات بھی حادث
ہوتے

مرکب قیاسوں میں سے ایک قیاس خلف ہے اس کا مرجع دو قیاس ہیں

(1) ایسا قیاس اقترانی شرطی جو دو متصلہ سے مرکب ہو۔

(2) صغری قیاس اول کا نتیجہ اور کبری صغری کی تالی کی نقیض کا استثناء

جیسے ان یقال مدعی ثابت

لانہ لو لم یثبت المدعی یثبت نقیضہ وکلما ثبت نقیضہ ثبت محال

ینتج۔ لو لم یثبت المدعی ثبت محال۔

لو لم یثبت المدعی ثبت المحال لکن المحال لیس بثابت

فبالضرورۃ ثبت المدعی۔

قیاس کے لیے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے (1) صورت (2) مادہ

صورت: وہ ہیئت جو مقدمات کو ترتیب دینے اور بعض کو بعض

کے ساتھ رکھنے سے حاصل ہوتی ہے۔

مادہ: کبری اور صغری کے جو الفاظ ہیں یہ مادہ ہیں۔

متقدمین مناطقہ حتی کہ شیخ بو علی سینا مادے کی تفصیل اور توضیح کرنے

میں زیادہ اہتمام کرتے ہیں کیونکہ مادہ کی معرفت طلباء کے لیے زیادہ

فائدہ مند ہے جبکہ متاخرین کے بارے میں زیادہ کلام کرتے ہیں

اس میں بھی خاص طور پر شرطیات مقدمہ اور مغالطہ کے بارے

میں جو کہ زیادہ فائدہ مند نہیں ہیں

مادہ کے اعتبار سے قیاس کی پانچ قسمیں ہیں:

(1) برہانی
(2) جدلی
(3) خطابی
(4) شعری
(5) سفسطی